السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مسجدوں کے بہت سے پڑوسی ۔ ۔ ۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت فرمائے ۔ ۔ ۔ خود تو نماز کے لئے آجاتے ہیں اوراپنے بالغ بیٹوں کو جن میں سے کئی شادی شدہ بھی ہوتے ہیں ۔ گھر چھوڑ آتے ہیں اور انہیں نماز پڑھنے کا حکم نہیں دیتے تاکہ ان میں سے بعض لوگوں کے بقول وہ نماز سے متنفر نہ ہوجایئں خصوصا وہ نماز فجر میں شریک نہیں ہوتے تو جس گھر کے سربراہ کا یہ عمل ہو اس پر کیا واجب ہے ؟ کیا اس کی اپنی نماز صحیح ہوگی اور وہ بری الذمہ ہوجائے گا ۔ جب کہ اس کے بچے گھر میں بیٹھے ہوئے ہیں اور وہ نماز باجماعت ادا نہیں کرتے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ شخص جو خود تو نماز کے لئے مسجد میں آجاتا ہے اوراپنے بیٹوں کو گھر میں چھوڑ آتا ہے ۔ اگر یہ اس کی کوتاہی ہے کہ یہ انہیں نماز کا حکم نہیں دیتا اور نہ کوتاہی کرنے سے روکتا ہے تو یہ ان کی صحیح تربیت اور رہنمائی نہ کرنے کی وجہ سے گناہ گار ہے ۔ لیکن اس کی اپنی نماز صحیح ہوگی ۔ اوراگر یہ شخص خود عاجز وقاصر ہے انہیں نماز کا حکم دیتا ہے ۔ اور کوتاہی کرنے سے منع کرتا ہے لیکن بچے اس کی بات نہیں مانتے تو اس پر واجب ہے کہ ان کی حکمرانوں کے پاس شکایت کرے اور اللہ تعالیٰ کے دین کے بارے میں کسی کی ملامت سے نہ ڈرے حکمرانوں کو جب ایسے لوگوں کی شکایت کی جائے تو ان پر فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ ایسے لوگوں کو سمجھانے کے لئے مناسب کاروائی عمل میں لایئں ۔

(شیخ ابن جبرین رحمۃ اللہ علیہ)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ : جلد1

صفحہ نمبر495

محدث فتویٰ